تیسواں فقہی سمینار

منعقدہ: ۲۵-۲۶ ؍صفر المظفر ۱۴۴۳ھ مطابق ۳-۴ ؍اکتوبر ۲۰۲۱ء، المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد

☆ کورونا کی وجہ سے پیدا ہونے والے بعض اہم مسائل

☆ سوشل میڈیا کے استعمال کے شرعی اصول وضوابط

سوالنامہ:

کورونا سے پیدا ہونے والے بعض اہم مسائل

کورونا بیماری کے اثرات ۲۰۲۰ء کے آغاز میں شروع ہوئے جس نے ایک وبا کی صورت اختیار کرلی، اور دیکھتے ہی دیکھتے اس بیماری نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور لاکھوں لوگ اس بیماری کا شکار ہو کر لقمہ اجل بن گئے، بہرحال اس نے پوری دنیا کو اورانسانی زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے، دینی اور دنیوی ہر سطح کے مسائل پیدا کئے، دینی مسائل پیدائش سے لے کر موت تک کے اور نماز سے لے کر حج تک کے، نیز دیگر معاملات ومناکحات کے بھی مسائل پیدا کئے ہیں جن کے جوابات علماء امت نے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے دیئے ہیں۔

مسائل تو اتنے ہیں کہ ایک پورا سمینار اس موضوع پر ہوسکتا ہے؛ لیکن اس موقع سے صرف چار مسائل کا انتخاب کیا گیا ہے: ۱- کورونا کے ماحول میں نماز جمعہ، ۲- کرونا کے میت کا غسل، ۳- قبر پر نماز جنازہ، ۴- غائبانہ نماز جنازہ۔

۱- کورونا کے ماحول میں نماز جمعہ:

شریعت میں نماز جمعہ کی اہمیت اور عامۃ المسلمین کی طرف سے اس کا اہتمام معلوم ومعروف ہے، عوام کی بہت بڑی تعداد صرف جمعہ کی ہی حد تک نماز کا اہتمام کرتی ہے، اور اس کی وجہ سے صرف ایک دن مسجد میں آتی ہے اور مسجد سے اور مسلم معاشرہ سے جڑتی ہے، کچھ دین کی باتیں بھی سن لیتی ہے، کورونا کی وجہ سے عام نمازوں اور جمعہ میں جو پابندی لگی تو کئی سوالات سامنے آئے کہ مسجدوں میں پابندیوں کا لحاظ رکھتے ہوئے چھوٹی چھوٹی متعدد جماعتیں کی جائیں، یا مسجد کی ایک جماعت سے الگ مکانات وغیرہ میں بھی نماز جمعہ کا انعقاد کیا جائے؟ یا مسجد کی ایک جماعت پر اکتفا کرکے بقیہ لوگ جمعہ ادا کرنے کے بجائے ظہر پڑھیں، اور اگر ظہر ادا کریں تو جماعت سے یا تنہا، جبکہ اس صورت میں عوام کی بڑی تعداد نماز جمعہ ونماز ظہر دونوں سے دور رہتی ہے اور ابھی جیسا کہ اطلاعات ملیں کہ جن جگہوں میں تعدد جمعہ کا نظام نہیں بنا وہاں عامۃ المسلمین بالکل بیگانہ ہوگئے اور اب تک ان پر اثر ہے۔

الف- اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عام حالات میں ایک مسجد میں کسی بھی نماز کی ایک ہی جماعت ہوتی ہے اور دوسری منع ہے، لیکن کیا کورونا جیسی پابندیوں کے ماحول میں ایک مسجد میں ایک سے زائد جماعت کی اجازت ہوگی؛ جبکہ ہر جماعت کا امام الگ ہو اور جواز کی صورت میں کیا پابندیاں ہوں گی؟

ب- واضح رہے کہ جمعہ کی دوسری یا مزید جماعتوں کا معاملہ اس صورت میں بھی پیدا ہوتا ہے جبکہ جمعہ کے نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو اور ایک مرتبہ سب مسجد میں نہ آسکتے ہوں اور نمازیوں کے مسجد سے باہر نماز ادا کرنے میں مسائل پیدا ہوتے ہیں، اس وقت ہندوستان میں اس کی وجہ سے متعدد جگہ مسائل بلکہ فساد کی شکلیں بھی پیدا ہوئیں، اس کی وجہ سے بعض شہروں میں نماز جمعہ کی ایک سے زائد جماعت ہوتی ہے، تو اس کا کیا حکم ہے اس پر بھی روشنی ڈالی جائے؟

۲- مسجد میں ایک جماعت پر اکتفا کرتے ہوئے یا مزید دو ایک جماعتوں کے بعد بقیہ نمازیوں کے لئے محلّہ کے مکانات میں چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے نظام کا کیا حکم ہے؟ جبکہ یہ معمول کے خلاف ہے اور بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس سے تشتت پیدا ہوگا اور لوگ اس کو آئندہ کے لئے معمول بنالیں گے۔

۳- مسجد میں ایک ہی جماعت کے علاوہ بقیہ لوگ یا جو رہ جائیں پابندیوں کی وجہ سے وہ اپنے گھروں میں ظہر کی نماز تنہا ادا کریں گے یا ان حالات میں ان کو جماعت کے ساتھ ظہر ادا کرنے کی اجازت ہوگی۔

تجہیز و تکفین:

۴- کورونا کے میت کی تجہیز و تکفین سے متعلق بھی کئی مسائل پیدا ہوئے، ان میں سے ایک غسل وکفن کا مسئلہ ہے، کورونا کے میت کو متعلقین کے سپرد کرنے میں مختلف معاملات سامنے آئے ہیں، اگر کسی بندش کے بغیر سپردگی ہو تب تو غسل وکفن کا اہتمام کیا گیا اور کرنا چاہئے، لیکن پابندیوں کی صورت میں جبکہ میت کو مخصوص کوَر میں لپیٹ کر سپرد کیا جائے اور کھولنے کی اجازت نہ دی جائے تو ایسی صورت میں کیا وہی کوَر کفن کے حکم میں ہوجائے گا، یا الگ کفن دینا ضروری ہوگا، مگر زیادہ مسئلہ غسل کا ہے، ایسی صورت میں کیا غسل دیا جائے یا تیمّم کرایا جائے، اور اگر چہرہ و ہاتھ کے بھی کھولنے کی اجازت نہ ہو تو کیا اسی کوَر کے اوپر کفن کے کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیا جائے، جیسا کہ شہداء جنگ کے حق میں شریعت نے کفن کا حکم رکھا ہے غسل کا نہیں۔

نماز جنازہ:

۵- بسا اوقات طبی عملہ کورونا کے میت کو خود قبرستان لے جاکر سپرد خاک کرتا ہے اور متعلقین کو حوالہ نہیں کرتا، یا کچھ کرنے کی اجازت نہیں دیتا؛ بلکہ بعض اوقات تدفین کی خبر دیتا ہے اور جگہ بتادیتا ہے، اور کبھی تو جگہ بھی نہیں بتاتا، تو ایسی صورت میں:

الف- اگر قبرستان وقبر کی جگہ کا علم متعلقین کو ہوجائے، یا میت کو حوالہ کردے مگر دفن کے علاوہ مزید کوئی موقع نہ دیا جائے تو ایسی صورت میں کیا میت کی نماز جنازہ قبر پر ادا کی جاسکتی ہے؟ گر ادا کی جاسکتی ہے تو اس کے لئے کیا شرائط ہیں؟

ب- اگر قبرستان اور قبر کا کوئی علم نہ ہوسکے تو کیا اس مخصوص صورت میں غائبانہ نماز جنازہ کی اجازت ہوگی؟ جبکہ عام حالات میں حنفیہ کے یہاں اس کی اجازت نہیں ہے؟

☆☆☆

سوالنامہ:

سوشل میڈیا کا استعمال

سوشل میڈیا اس وقت ابلاغ، تشہیر، اپنی فکر کی تبلیغ اور تجارت وغیرہ کا بہت اہم اور مؤثر ذریعہ بن گیا ہے، اس کے ذریعہ بہت کم وقت میں دنیا کے ایک کونہ سے دوسرے کونہ تک انسان اپنی بات پہنچا سکتا ہے، اگر صحیح مقاصد کے لئے اس کا استعمال کیا جائے تو اس سے بڑے پیمانے پر خیر کی اشاعت ہوسکتی ہے، اور اگر غلط مقاصد کے لئے استعمال ہو تو شاید فسادِ اخلاق اور فساد افکار کا اس سے زیادہ مؤثر کوئی ہتھیار نہیں، آج کل تجارت، معاملات، معاہدات، تعلیم، پندوموعظت یہاں تک کہ دعاء تعویذ اور جھاڑ پھونک کے لئے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے، اور چوں کہ اس کے استعمال میں کوئی بڑا خرچ نہیں ہے؛ اس لئے یہ ہر شخص کی دسترس میں ہے۔

اس پس منظر میں اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) نے متعدد سمیناروں میں الکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا سے مربوط مسائل کو غور وفکر کا موضوع بنایا ہے، چنانچہ:

- سمینار میں ٹی وی سے متعلق بحث ہوئی۔
- سمینار میں جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعہ عقود ومعاملات کا موضوع زیر بحث آیا۔
- سمینار میں موبائل کے ذریعہ قرآن مجید کی تلاوت کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔
- سمینار میں انفارمیشن ٹکنالوجی سے مربوط مسائل پر بھی بحث ہوئی۔

لیکن اب بھی بہت سے مسائل تشنۂ تحقیق ہیں؛ چنانچہ سوشل میڈیا کی بڑھتی ہوئی مقبولیت، کثرت سے اس کا استعمال اور عوام وخواص کے درمیان پذیرائی کو سامنے رکھتے ہوئے اکیڈمی کے تیسویں سمینار کے لئے اس موضوع سے متعلق چند سوالات آپ کی خدمت میں پیش ہیں:

۱۔ سوشل میڈیا پر سماجی زندگی، دینی معلومات اور شرعی مسائل سے متعلق بہت سے پیغامات آتے رہتے ہیں، بعض پیغام بھیجنے والوں کے بارے میں معلوم ہوتا ہے اور بعضوں کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس حد تک معتبر ہیں یا معتبر نہیں ہیں؟ گویا فقہ کی اصطلاح میں ان کی حیثیت مستور الحال کی ہوتی ہے، تو کیا ایسے پیغامات کو آگے بڑھایا جاسکتا ہے؟

۲۔ سوشل میڈیا پر بہت سی فحش اور ناجائز تصویریں آتی ہیں، اگر کوئی شخص خود تو اس سے بچے اور دوسروں کی طرف اس کی ترسیل بھی نہ کرے؛ لیکن تکنیکی ضرورتوں کے سلسلہ میں اس شعبہ کی ملازمت کرے تو کیا اس کا اس طرح ملازمت کرنا جائز ہوگا؟ اور اگر سائٹ کا مقصد بے حیائی پر مبنی ویڈیو اور آڈیو کی اشاعت نہ ہو؛ مگر ضمنی طور پر یہ کام بھی ہوتا ہو تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

۳۔ بہت سے ایسے مضامین بھی آتے ہیں، جس میں تصویریں نہیں ہوتی ہیں اور نہ فحاشی پائی جاتی ہے؛ لیکن وہ ملحدانہ افکار، اسلام پر اعتراض، اخلاقی اقدار کے استخفاف کو شامل ہوتا ہے اور اس کا مقصد ہی ملحدانہ افکار کو فروغ دینا ہوتا ہے، ایسے مضامین کو پڑھنے کا اور دوسروں تک بھیجنے کا کیا حکم ہے، جب کہ ضروری نہیں کہ جس کو بھیجا جائے وہ بھی اس سے متاثر ہو جائے؛ بلکہ ہو

سکتا ہے کہ وہ اس کارڈکر کے دوسروں کو اس سے بچائے؟

۴۔ کورونا کی صورت حال سے سوشل میڈیا کے استعمال کی ایک اور جہت لوگوں کے سامنے آتی ہے، اور وہ ہے تعلیم، عصری تعلیمی ادارے ہی نہیں بلکہ اکثر دینی مدارس کو بھی طلبہ کے وقت کو ضیاع سے بچانے کے لئے اس ذریعہ کا سہارا لینا پڑا، اس کا جو فائدہ ہے، وہ تو ظاہر ہے؛ لیکن دو پہلو نقصان کے بھی ہیں: ایک صحت کے نقطۂ نظر سے؛ کہ جب بچے گھنٹوں موبائل یا لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظر جما کر دیکھتے ہیں تو بینائی پر اس کا اثر پڑتا ہے، دوسرا اثر اخلاق پر پڑتا ہے، بہت سے والدین اپنے بچوں کو بالخصوص Android Phone کے استعمال سے روکتے ہیں، اب اگر تعلیم کے لئے ایک دفعہ یہ موبائل ان کے ہاتھ میں آ گیا تو پھر ان کو اس سے روکنا آسان نہیں ہوتا، اور بعض اوقات دانستہ یا نادانستہ نامناسب سائٹوں تک پہنچ جاتے ہیں، ایسی صورت میں دینی یا عصری تعلیم کے لئے اس کا استعمال درست ہوگا یا نہیں؟

۵۔ سوشل میڈیا بہت سی اچھی معلومات فراہم کرتا ہے، طب وصحت، عالمی حالات، سائنسی وجغرافیائی معلومات وغیرہ؛ لیکن ساتھ ہی ساتھ برائیوں کو پھیلانے میں بھی اس کا بڑا کردار ہے، کیا ایسی صورت میں اسلام کی اشاعت، دینی معلومات کی فراہمی اور اخلاقی تعلیمات وغیرہ کے لئے ایسے ذریعہ کا استعمال کیا جا سکتا ہے؟

۶۔ کیا ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ دار القضاء کی کارروائی، دعویٰ، رفع الزام اور شہادت کی سماعت نیز فریقین کی شناخت کرنا جائز ہے اور اس کا اعتبار ہوگا؟

۷۔ آج کل بعض آڈیو یا ویڈیو ڈالے جاتے ہیں، کوئی شخص اسے سنے، یا دیکھے، یا کسی اور کو بھیجے تو کمپنی اس کو پیسہ دیتی ہے، کیا اس ذریعہ سے روپیہ کمانا جائز ہوگا؟

۸۔ کیا اپنی ویڈیو کی نشر واشاعت کے لئے ناجائز یا غیر مصدقہ اشتہارات کو شامل کرنا درست ہوگا؟

۹۔ آج کل آن لائن بھی بعض گیم کھیلے جاتے ہیں، اور جیتنے پر انعام بھی دیا جاتا ہے، کیا ایسے گیم میں شامل ہونا اور اس کو انعام حاصل کرنے کا ذریعہ بنانا جائز ہے؟

۱۰۔ سوشل میڈیا پر گروپ بنائے جاتے ہیں، گروپ میں شامل افراد کو میسج بھیجے جاتے ہیں، کیا کسی شخص کو اس کی اجازت یا اطلاع کے بغیر گروپ میں شامل کرنا درست ہے؟

۱۱۔ آج کل اہم اور مقبول کتابوں کی PDF کثرت سے سوشل میڈیا پر ڈالی جاتی ہے، اور اس کی نشر واشاعت ہوتی ہے، کیا مصنف اور ناشر کی اجازت کے بغیر ایسا کیا جا سکتا ہے، جب کہ اس سے کتابوں کے ناشرین اور خود مصنفین کو بڑا معاشی نقصان ہوتا ہے؟

۱۲۔ بحیثیت مجموعی سوشل میڈیا کے استعمال میں کن امور کا لحاظ رکھنا اور کن باتوں سے اجتناب برتنا ضروری ہے؟

☆☆☆

تجاویز:

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا) کا ۳۰واں فقہی سمینار المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد میں ۳-۴/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو منعقد ہوا، جس میں دو موضوعات زیر بحث آئے:

۱-کورونا کی وجہ سے پیدا ہونے والے چند اہم مسائل۔

۲-سوشل میڈیا کے استعمال کے شرعی اصول وضوابط۔

ان دونوں موضوعات پر بحث ومناقشہ کے بعد درج ذیل تجاویز منظور کی گئیں:

۱-کورونا کی وجہ سے پیدا ہونے والے چند اہم مسائل:

کورونا وبا کی وجہ سے جہاں دوسرے شعبہائے حیات میں مشکلات پیدا ہوئیں، وہیں عبادات کے بعض اہم مسائل میں بھی رکاوٹیں پیدا ہوئیں، جن میں سے چند کے احکام یہ ہیں:

۱- کورونا جیسی پابندیوں کے ماحول میں ایک مسجد میں پنج وقتہ اور جمعہ وعیدین کی نماز میں ایک سے زائد جماعت کی اجازت ہوگی؛ البتہ اس کا خیال رکھا جائے کہ ہر جماعت کا امام الگ ہو اور دوسری جماعت تبدیلئ ہیئت کے ساتھ ہو۔

۲- عام حالات میں جب کہ نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو اور ایک مرتبہ میں مسجد کے اندر نہ آسکتے ہوں اور نمازیوں کے مسجد سے باہر نماز ادا کرنے میں دشواریاں پیدا ہوتی ہوں تو اس صورت میں توسیع مسجد یا دوسری مسجد کی تعمیر ہونے تک ایک مسجد میں ایک سے زائد جماعت کی گنجائش ہے۔

۳- کورونا جیسے وبائی دور میں طبی اور انتظامی ہدایات اور تقاضوں کے مطابق مسجد کی جماعت کے علاوہ متعدد مقامات ومکانات میں نماز جمعہ پڑھنا درست ہے؛ البتہ مولانا محمد مصطفی عبدالقدوس ندوی کو اس رائے سے اتفاق نہیں ہے۔

۴- جو لوگ کورونا جیسی پابندیوں کی وجہ سے اپنے گھروں میں نماز ظہر پڑھنا چاہتے ہیں، ان کے لئے جماعت سے بھی پڑھنا درست ہے اور انفراداً بھی۔

۵- اگر کورونا پابندیوں کی وجہ سے میت کو غسل دینا یا تیمّم کرانا دشوار ہو تو فریضۂ غسل ساقط ہو جائے گا اور اس پر نماز جنازہ ادا کرنا درست ہوگا۔

۶- اگر کورونا میت کو کفن مسنون دینا دشوار نہ ہو تو کور پر کفن مسنون پہنانا بہتر ہے اور دشواری کی صورت میں کور ہی کفن کے حکم میں ہوگا۔

۷- اگر کورونا میت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی قبر پر اس وقت تک نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے جب تک کہ اس کی لاش کے تغیر کا ظن غالب نہ ہو۔

۲-سوشل میڈیا کے استعمال کے شرعی اُصول وضوابط:

۱- سوشل میڈیا موجودہ دور کی ایک اہم ایجاد ہے، جس سے منافع اور مفاسد دونوں وابستہ ہیں اور اس وقت یہ ابلاغ کا ایک اہم ذریعہ ہے

۔

۲- دینی، معلوماتی اور مفید باتوں پر مبنی پیغامات جو معتبر اور مصدقہ ہوں، ان کو آگے بھیجنا درست ہے۔

۳- اشیاء میں حکم کا مدار اس چیز کے اصل مقصد پر ہوتا ہے؛ لہٰذا اگر کسی سائٹ کا مقصود فحش اور ناجائز تصویروں کی اشاعت ہو تو اس کے تکنیکی شعبہ میں بھی ملازمت کرنا جائز نہیں ہے۔

۴- سوشل میڈیا پر موجود جو مواد اخلاقی اقدار کے استخفاف، ناجائز اُمور یا ملحدانہ افکار کے فروغ کے لئے ہوں، ان کی اشاعت جائز نہیں ہے، سوائے اس کے کہ ان کو ایسے لوگوں کو بھیجا جائے جن کے بارے میں اُمید ہو کہ وہ اس کا رد کریں گے اور دوسروں کو بھی متاثر ہونے سے بچائیں گے۔

۵- تعلیمی مقاصد کے لئے موبائل اور سوشل میڈیا کا استعمال درست ہے؛ تاہم اس کے ساتھ اخلاقی اور جسمانی نقصانات سے تحفظ کی احتیاطی تدابیر اور ذرائع بھی اختیار کرنا ضروری ہے۔

۶- اسلام کی اشاعت، دینی معلومات کی فراہمی، اخلاقی تعلیمات اور جائز معاشی فوائد وغیرہ کے لئے سوشل میڈیا کا استعمال وقت کی اہم ضرورت ہے؛ لہٰذا اس کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۷- اگر آڈیو یا ویڈیو کے مشتملات شرعی اعتبار سے درست ہوں تو ان کو سننے، دیکھنے اور دوسرے شخص کو بھیجنے پر کمپنی جو پیسہ دیتی ہے، اس کا لینا جائز ہے۔

۸- ویڈیو کی نشر و اشاعت کے لئے ناجائز یا غیر مصدّقہ اشتہارات کو اختیاری طور پر شامل کرنا درست نہیں ہے۔

۹- آن لائن گیمز عمومی طور پر بہت سے مفاسد پر مشتمل ہوتے ہیں، اس لئے ان کا کھیلنا اور ان کو ذریعہ معاش بنانا درست نہیں ہے؛ البتہ اگر قمار، ضیاع وقت و مال اور غیر اخلاقی اقدار جیسے مفاسد نہ ہوں تو اس کے کھیلنے اور انعام حاصل کرنے کی گنجائش ہے۔

۱۰- سوشل میڈیا پر بنائے جانے والے گروپ میں صراحتاً یا دلالۃً اجازت کے بغیر کسی کو شامل کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔

۱۱- جو کتابیں بحق مؤلف یا ناشر محفوظ ہیں، اس کی اجازت کے بغیر ان کا پی ڈی ایف بنا کر یا کسی بھی فارمیٹ میں ڈیجیٹل کاپی بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالنا درست نہ ہوگا۔

۱۲- سوشل میڈیا کے استعمال میں شرعی و اخلاقی اُمور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، اور جو اُمور غیر شرعی اور غیر اخلاقی ہوں، ان سے اجتناب لازم ہوگا۔

۱۳- تجویز کمیٹی اسلامک فقہ اکیڈمی سے اپیل کرتی ہے کہ دار القضاء سے متعلق آن لائن کاروائی کی تحقیق کے لئے وہ ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دے، جو تمام پہلوؤں کا احاطہ کر کے مفصل رپورٹ پیش کرے۔

۱۴- سوشل میڈیا پر باطل اور گمراہ فرقوں کی طرف سے اسلام کے نام پر بنائی گئیں بہت سی سائٹس موجود ہیں؛ لہٰذا شرکاء سمینار کی نوجوان نسل سے اپیل ہے کہ وہ ایسی سائٹس کے استعمال سے اجتناب کریں اور اس سلسلہ میں اپنے معتمد علماء سے رُجوع کریں۔

✦✦✦